سوال

(249) تقسیم وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چیچہ وطنی سے محمد غفران لکھتے ہیں۔ کہ ایک عورت فوت ہوئی ہے۔ پسماندگان میں دو لڑکے اور چار لڑکیاں موجود ہیں۔ اس عورت نے کچھ رقم اپنے داماد کے پاس رکھی تھی۔ اب ایک لڑکا اور دو لڑکیاں رضا مند ہیں۔ کہ اس رقم کو کسی مسجد یا مدرسے میں صرف کردیا جائے۔ جب کہ دوسرے لڑکے اور لڑکیوں کو اس رقم کا علم نہیں ہے۔ اس رقم کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ نیز ایک لڑکے کے پاس اس سے بھی زیادہ باپ کی رقم موجود ہے اور باپ فوت ہوچکا ہے۔ لڑکا باپ کی رقم کسی کو دینے کے لئے تیار نہیں مذکورہ وارثوں کے علاوہ ایک پدری بھائی بھی موجود ہے۔ اس رقم کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ مرنے کے بعد انسان جو کچھ اپنے پیچھے چھوڑتا ہے اس کے حقدار شرعی ورثاء ہوتے ہیں کسی دوسرے کو اس میں تصرف کرنے کا حق نہیں ہے اگر شرعی ورثاء برضا ورغبت میت کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنے پر آمادہ ہوں تو اسے خیراتی کاموں پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ ان کی مرضی کے بغیر میت کی متروکہ جائیداد کو کسی اور مقام پر خرچ نہیں کیا جاسکتا صورت مسئولہ میں جو رقم داماد کے پاس پڑی ہے۔ اس کے آٹھ حصے کیے جائیں دو حصے فی لڑکا اور ایک حصہ فی لڑکی کے حساب سے اسے تقسیم کردیا جائے۔ داماد کو چاہیے کہ جن ورثاء کو اس رقم کا علم نہیں ہے انہیں اس کی اطلاع دے بلکہ ان کا حق ان کے حوالہ کردے اگر وہ اپنی مرضی سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیں تو ایسا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ان کی مرضی کے بغیر تمام رقم صدقہ کرنا درست نہیں ہے صرف ایک لڑکے اور لڑکی کا حصہ صدقہ کیا جائے جو اس کے صدقہ کرنے پر راضی ہیں۔ باقی رقم ورثاء کو واپس کردی جائے۔ سوال کی دوسری صورت کہ لڑکے کے پاس بھی باپ کی رقم موجود ہے۔ اس کا پدری بھائی بھی زندہ ہے اس میں پدری بھائی بھی شریک ہے لہذا باپ کی رقم کے دس حصے کرلئے جائیں دو دو حصے تینوں لڑکوں کو اور ایک ایک حصہ لڑکی کو دے دیا جائے جس لڑکے کے پاس باپ کی رقم موجود ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنا حصہ رکھ کر باقی رقم دوسرے بہن بھائیوں کے حوالے کردے ساری رقم پر قبضہ جمائے رکھنا حرام اور ناجائز ہے حقوق العباد کے معاملہ میں انسان کو خاص احتیاط کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:281